Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۳

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۲/۲۷	۴ ذوالحجہ ۱۳۹۲ھ، ۱۰ صلح ۱۳۵۲ ہش، ۱۰ جنوری ۱۹۷۳ء	نمبر ۸

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۹ ماہ صلح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دردِ دل سے دُعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۹ ماہ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

تاحال کھانسی، نزلہ اور سینے میں درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے ویسے طبیعت پہلے کی نسبت اب بہتر ہے۔

احباب توجہ کے ساتھ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین

جماعت احمدیہ کے اسّی ویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا رُوح پرور اور ولولہ انگیز اختتامی خطاب

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تاقیامت بنی نوع انسان کے لئے اُسوۂ حسنہ ہیں

آپ اللہ تعالیٰ کی چاروں اُمّ الصفات کے مظہر اتم تھے ہمیں بھی اپنی استعداد کے مطابق اُن صفات کا مظہر بننے کی کوشش کرنی چاہیئے

پاکستان کی سلامتی اور استحکام کیلئے خصوصی دُعائیں کرنے کی تحریک

:- (قسط نمبر ۱) -:

جلسہ سالانہ کے آخری روز - ۲۸ دسمبر ۱۹۷۲ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پونے دو بجے بعد دوپہر بذریعہ کار جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ حضور نے نماز ظہر و عصر جمع کرکے پڑھائیں۔ جلسہ پر تشریف لانے والے سب احباب کو حضور کی اقتداء میں یہ نمازیں ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور نعرہ ہائے تکبیر کے درمیان کرسیٔ صدارت پر رونق افروز ہوئے۔ کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک سے کیا گیا جو کہ مکرم قاری محمد عاشق صاحب نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعتیہ کلام ؎

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

پڑھ کر سُنایا۔ آپ کے بعد جناب ثاقبؔ صاحب زیروی نے اپنی ایک نعت خوش الحانی کے ساتھ پڑھ کر سنائی۔ پونے تین بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی بصیرت افروز اختتامی تقریر شروع فرمائی۔ جس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد قرآن مجید کی آیات لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ لِّمَنْ کَانَ یَرْجُوا اللّٰہَ وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَکَرَ اللّٰہَ کَثِیْرًا۔ (احزاب آیت ۲۲)

قُلْ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ مُخْلِصًا لَّہُ الدِّیْنَ ۝ وَاُمِرْتُ لِاَنْ اَکُوْنَ اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (الزمر آیت ۱۲/۱۳)

اور بعض دیگر آیات (سورۃ انعام آیات ۱۶۱ تا ۱۶۳) کی تلاوت فرمائی اور پھر بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص رحمت کے ساتھ قرآنِ عظیم جیسی ہدایت اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسا اسوۂ حسنہ ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن عظیم کے ذریعہ یہ اعلان کیا کہ یہ رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) قیامت تک کے لئے تمام بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ ہے یعنی ایسا نمونہ ہے جو اپنی ذات میں انتہائی طور پر پاک و مطہر ہے اور جس کی اتباع سے ہر انسان اپنی طاقت اور اپنے دائرہ استعداد کے مطابق پاک اور مطہر بن سکتا ہے۔ اس اعلانِ خداوندی کے نتیجہ میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسوۂ رسولؐ کو اختیار کرنا انسان کیلئے کس حد تک اور کن معنوں میں ضروری ہے، اس کا فیصلہ اگر انسانوں کے سپرد کر دیا جاتا تو ہر شخص اپنی ہی منوانا اور بڑا فساد پیدا ہو جاتا۔ لہٰذا انسان اس کا فیصلہ نہیں کرسکتا بلکہ اس بارے میں بھی خود قرآن عظیم ہی ہماری راہ نمائی کرسکتا ہے۔ اس سلسلے میں بعض اہم اور بنیادی باتیں ہیں جو ہمیشہ ہمیں پیشِ نظر رکھنی چاہئیں۔

حضور نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اوّل المسلمین قرار دیا ہے یعنی ساری مخلوقات میں آپ سب سے بڑے فرمانبردار ہیں کوئی نبی بھی ایسا نہیں جو فرمانبرداری اور اطاعت میں آپؐ سے بڑا ہو۔ یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک ذاتی شان ہے۔ اپنی صفات، استعداد اور جوہر کے لحاظ سے بھی اور اپنی خدمات کے لحاظ سے بھی۔ ظاہر ہے کہ اس ذاتی جوہر اور شان میں آپ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ نہیں ہوسکتے۔ کیونکہ ہم آپ کے اسوۂ حسنہ پر اس حد تک عمل کر ہی نہیں سکتے کہ ہم بھی ان معنوں کی رُو سے اول المسلمین بنکر ساری مخلوق میں سے سب سے بڑے فرمانبردار ہو جائیں یہ صرف آپ ہی کی شان ہے جو آپ کے ساتھ ہی مخصوص ہے البتہ سورۃ انعام کی آیات ۱۶۱ تا ۱۶۳ کی رُو سے اوّل المسلمین کے ایک اور معنے بھی ہیں اور ان معنوں میں یقیناً آپ ہمارے لئے اسوۂ حسنہ ہیں۔ وہ معنے یہ ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے جو قوتیں بھی دیں اور جو استعدادیں ودیعت فرمائیں آپ نے پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ انہیں اپنے کمال تک پہنچا دیا حتیٰ کہ آپ اوّل المسلمین قرار پائے۔ آپؐ کی اتباع میں ہم سب کا بھی یہ فرض ہے کہ ہمیں اللہ تعالیٰ نے جتنی بھی قوتیں عطا فرمائی ہیں ہم اپنے اپنے دائرہ استعداد میں انہیں کمال تک پہنچائیں اور اس طرح اسوۂ نبوی پر عمل کریں، یہ وہ بنیادی بات ہے جسے ہمیں ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم صفاتِ باری تعالیٰ کے مظہر اتم تھے۔ ہمیں بھی چاہیئے کہ ہم اپنی قوتوں اور استعدادوں پر اللہ تعالیٰ کی صفات کا رنگ چڑھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ کی اُمّ الصفات سورہ فاتحہ میں چار بتائی گئی ہیں۔ ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکِ یوم الدین ہونا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان چاروں صفات کی (باقی صفحہ ۸ پر)

جماعتہائے احمدیہ کے لئے ضروری اطلاع

عیدالاضحیٰ ۱۶ جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل منائی جائے گی!

قبل ازیں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ مکّہ میں منائی جانے والی عیدالاضحیٰ سے مطابقت پیدا کرنے کے لئے رویت ہلال اور عید کی تعیین کے بارہ میں مختلف اسلامی ملکوں سے معلومات حاصل کی جائیں گی اور پھر بعد تحقیق یہ فیصلہ کیا جائیگا کہ عیدالاضحیٰ کس روز منائی جائے۔

امسال چونکہ مختلف ملکوں سے معلومات حاصل کرنے کا پورے طور پر انتظام نہیں ہوسکا ہے اسلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جماعتہائے احمدیہ اسی روز عیدالاضحیٰ منائیں گی جس روز پاکستان میں عیدالاضحیٰ منائی جائیگی، اس لحاظ سے جملہ جماعتہائے احمدیہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۳ء (مطابق ۱۰ ذوالحجہ ۱۳۹۲ ہجری) بروز منگل عیدالاضحیٰ منائیں، اور عیدالاضحیٰ کی نماز اُسی روز ہی ادا کی جائے۔

(ناظر اصلاح و ارشاد - ربوہ)

پبلشر:- مسعود احمد ؛ پرنٹر:- سید عبدالحی ؛ مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ عید الاضحیٰ

یہ عید ہمیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربانیوں کے تین عظیم الشان نمونوں کی یاد دلاتی ہے

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی۔ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کی مشترک قربانی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود میں قربانی کا بے نظیر نمونہ

ان قربانیوں سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ اگر خدا کی خاطر مصائب برداشت کئے جائیں تو وہ سکینت و بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرنے کا موجب ہو جاتے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۷ ر تبلیغ ۱۳۴۸ ہش (۲۷ ر فروری ۱۹۶۹ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں :۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۝ (انعام ۱۶۳، ۱۶۴)

پھر فرمایا۔

آج قربانیوں کی عید ہے

اور اس عید پر لاکھوں شاید کروڑوں جانور اللہ تعالیٰ کے نام پر ذبح کئے جاتے ہیں۔ اگر ہم یہ سمجھیں کہ اس عید پر بکری، بھیڑ، دُنبے، گائے یا اُونٹ کی قربانی دے کر ہم اپنی ذمہ داری کو نبھاتے ہیں تو ہم نے بہت گھاٹے کا سودا کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا (الحج ۳۸)

ان قربانیوں کے گوشت خدا تک نہیں پہنچتے۔ اللہ تعالیٰ تو غنی ہے اُسے کسی چیز کی حاجت نہیں گوشت جس کا کھانے کے ساتھ تعلق، جس کا زبان کی لذت کے ساتھ تعلق، جس کا اس خطرہ کے ساتھ تعلق ہے کہ اگر جسم کو غذا نہ ملے تو کمزوری پیدا ہو جائیگی۔ اس کی اُس ابدی، ازلی اور ساری قوتوں والے خدا کو کیا ضرورت ہے۔

پس یہ قربانیاں ایک یاد میں دی جاتی ہیں اور ایک علامت کے طور پہ رکھی گئی ہیں۔ جب ہم قرآن کریم پر غور کرتے ہیں تو ہمیں قربانیوں کے تین نمونے نظر آتے ہیں۔ پہلے

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی کا نمونہ

ہے جیسا کہ انبیاء علیہم السلام کے دشمنوں کا دستور رہا ہے جب آپ نے اپنی قوم کو خدائے واحد و یگانہ کی طرف بلایا اور بتوں کی بے بضاعتی اور بے بسی کی طرف توجہ دلا کر انہیں بتوں سے چھڑانے کی کوشش کی تو وہ ناراض ہو گئے کہ ہمارے باپ دادا کے دین میں رخنہ ڈالتا ہے اور ہمارے (فاسد) عقائد کو فاسد کہتا ہے اس کا کوئی علاج ہونا چاہیئے انہوں نے اپنے فاسدانہ خیالات میں یہ سمجھا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے جلانے سے، انہیں آگ میں ڈال دینے سے اپنے بتوں کی مدد کی جاسکتی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ انہوں نے کہا۔

حَرِّقُوْہُ وَانْصُرُوْٓا اٰلِھَتَکُمْ (الانبیاء ۶۹)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو تو اپنے معبود کی مدد کا یہ نظریہ ان اقوام میں ہوتا ہے جن کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق نہیں ہوتا۔ قرآن کریم نے بھی

اللہ کی مدد کرنے کا ذکر

کیا ہے لیکن تمام علمائے اُمت اِس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کی مدد کی جائے وغیرہ۔ ان سے ہمدردی کی جائے۔ انسان ان کے کام آئے۔ بہرحال یہ تو اسلام یا الٰہی جماعتوں کا نظریہ ہوتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم کا نظریہ یہ تھا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں ڈال کر اپنے بتوں کی مدد کرو۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس امتحان کو جو ان کی زندگی میں بڑا سخت تھا (تیز دوسرے ابتلاؤں کو بھی) اللہ تعالیٰ کی خاطر اُس کی رضا کے حصول کے لئے بشاشت کے ساتھ اور سکونِ قلب اور سینے کی ٹھنڈک کے ساتھ برداشت کیا اور اس یقین کے ساتھ برداشت کیا کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ ہو سلامت اور کامیاب وُہی رہا کرتا ہے۔ چنانچہ جب آپ کے دشمنوں نے آپ کو آگ میں ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے اس آگ کو کہا کہ

بَرْدًا وَّ سَلٰمًا (الانبیاء ۷۰)

یعنی حکم ہوا کہ یہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے احساسات میں دُکھ کی آگ نہ پیدا کرے بلکہ خوشی اور سکینت اور بشاشت کی ٹھنڈک پیدا کرے تو "بَرْدًا" کا معجزہ احساس سے تعلق رکھتا ہے (اور "سَلٰمًا" کا معجزہ جسم سے تعلق رکھتا ہے)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ فرمایا ہے کہ غیر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کو تکالیف کیوں پہنچتی ہیں آپ فرماتے ہیں کہ اُن سے جاکر پوچھو کہ خدا کی راہ میں انہیں جو پہنچتا ہے جسے تم تکالیف دُکھ اور مصائب اور ایذاء سمجھتے ہو آیا وہ بھی ان چیزوں کو تکالیف، مصائب اور ایذاء سمجھتے ہیں یا بڑی لذت اور سرور پہنچانے والی چیزیں سمجھتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے ہمیں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال

میں یہ بتایا کہ جو حقیقتاً خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے والے اور اس کی عظمت اور اس کے جلال اور احسان اور اس کی توحید اور اس کی رحمت اور اس کی رأفت کے جلوے دیکھنے والے ہیں وہ ان دکھوں کو دُکھ نہیں سمجھتے اُن آگوں کو آگ نہیں سمجھتے یہ آگ اُن کی بلکہ اُن کے غلاموں کی غلام ہو جاتی ہے۔ وہ ان دُکھوں کو، اس آگ کو بردًا ٹھنڈک محسوس کرتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے اللہ تعالیٰ نے کہا کہ میں تیرے ذریعہ سے دنیا پر یہ ثابت کروں گا کہ جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو۔ وہ تباہ نہیں ہوا کرتا وہ سلامتی کا وارث ہوتا ہے وہ خدائے سلام سے سلامتی کو حاصل کرتا ہے۔ اُس کو ہلاکت کے چشمے اور شیطان کے منبع ہلاک نہیں کر سکتے۔

پس ایک قربانی جس کا تقویٰ آسمان تک پہنچا، جسے خدا نے قبول کیا وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی تھی اور قرآن کریم نے ہمیں اس مثال میں بتایا کہ جو قربانیاں قبول ہو جاتی ہیں جو تقویٰ کی رو سے زندہ ہوتی ہیں وہ خدا کو محبوب ہو جاتی ہیں اللہ تعالیٰ اس کے نتیجہ میں

دو معجزے

دکھاتا ہے ایک دُنیا کے دُکھوں کو ٹھنڈا کر دیا جاتا ہے اور وہ خوشی کا اور لذت اور مسرت کا موجب بنتے ہیں ایذاء کا موجب نہیں بنتے اور دوسرا معجزہ یہ دکھاتا ہے کہ ساری دنیا جلانے، مارنے، پیٹنے، ہلاک کرنے اور مٹا دینے پر تلی ہوئی ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کے فرشتوں کی یہ آواز فضاؤں میں گونج رہی ہوتی ہے کہ یہ وہ قوم ہے جن پر اللہ تعالیٰ اپنی سلامتی کو نازل کرتا ہے پس ایک تو دشمن کا منصوبہ جو مٹانے کے لئے کیا جاتا ہے رد ہو جاتا ہے اور دوسرے وہ سلامتی بن جاتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ ان قربانیوں کے نتیجہ میں دو معجزے دکھاتا ہے جنہیں وہ قبول کر لیتا ہے جیسا کہ میں نے ابھی کہا کہ جو تقویٰ کی روح سے زندہ رہتے ہیں۔

قربانی یہ ابتدائی نمونہ اسوہ کے طور پر ہمارے سامنے رکھ رہی ہے۔ دوسری قربانی جو اسوہ کے طور پر دکھی گئی وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی باہمی قربانی تھی کہ

ایک رؤیا میں دکھایا گیا

کہ ایک عظیم قربانی لینا چاہتا ہوں اور تیرا امتحان یہ ہے کہ آیا اگلی نسل کو اس رنگ میں تربیت دی ہے کہ وہ اس قربانی کے بوجھ کو بشاشت کے ساتھ برداشت کرے چنانچہ بعض کے نزدیک وہ ظاہری طور پر خواب پوری کرنے لگے اور بعض کے نزدیک وہ محض تعبیراً پوری ہوئی بہرحال جو اس کی تعبیر تھی وہ یہی تھی کہ خدا کی راہ میں، بظاہر موت کو قبول کرنا اور خدا کی راہ میں بظاہر موت میں اپنے پیارے بچے کو پھینک دینا۔ خدا تعالیٰ نے کہا کہ میں یہ قربانی لینا چاہتا ہوں۔ تیری آزمائش ہو چکی اور تو ہماری رحمتوں کا وارث بن گیا اب ایک آزمائش اور ہے کہ آیا تیری تربیت صحیح ہے یا نہیں۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی قربانی دے اور حضرت اسمٰعیل علیہ السلام میری راہ میں قربانی دیں ورنہ اگر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا بیچ میں حصہ نہ ہوتا تو زبردستی پکڑ کے ذبح کر دیتے لیکن انہوں نے اس طرح نہیں کیا بلکہ قرآن کریم نے بتایا ہے کہ انہوں نے کہا کہ اس طرح میں نے خواب دیکھی ہے آیا تو یہ قربانی دینے کے لئے راضی ہے؟ تو ان کا فوری طور پر بے تکلف جواب یہ تھا

اِفْعَلْ مَا تُؤْمَرُ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

اللہ کا جو حکم ہے وہ کرو۔

سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ (الصّٰفّٰت ۱۰۳)

خدا کے فضل اور اس کی توفیق سے تو مجھے صابر نوجوانوں میں پائیگا

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جس رنگ میں وہ قربانی لی اس سے ایک داغ بیل ڈالی گئی ایک بہت عظیم قربانی کی جس کا مکہ کے ساتھ تعلق تھا۔ اُن کو اس وقت

بے آب و گیاہ صحرا میں

اکیلے چھوڑ دینے کا حکم ہوا کعبہ کی عمارت کے آثار مٹ چکے تھے بنیادیں ریت میں دبی ہوئی تھیں نہ وہاں پانی تھا، نہ کھانے کی کوئی چیز تھی۔ تھوڑا سا سامان دیا اور ان کو کہا خدا کا حکم ہے یہاں ٹھہر جاؤ۔ خدا کے حکم سے آپ چلے گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے اس اجتماعی قربانی کو قبول کیا اور نہ صرف اس دنیا کی زندگی کے سامان پیدا کئے بلکہ اس قربانی کے نتیجہ میں اُس عظیم انسان کو پیدا کیا جس نے ساری دنیا کی روحانی زندگی کے سامان پیدا کر دئے اور دراصل یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظیم قربانی کی طرف اشارہ تھا کہ قربانی لے کر وہاں اُس جگہ پر حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو آباد کر دیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی نسل کو پہلے دن یہ سبق دیا کہ تم نے اپنی آنیوالی نسل کی صحیح تربیت کرنی ہے تمہاری قربانیاں تبھی مقبول ہوں گی جب اگلی نسل کی تربیت کی ذمہ داری بھی تم نباہو گے اور اگلی نسل بھی اسی طرح بشاشت کے ساتھ علیٰ وجہ البصیرت اور خدا تعالیٰ پر پورا وثوق اور یقین رکھتے ہوئے کہ وہ سلامتی پیدا کرتا ہے اس کی راہ میں ایثار کے نمونے دکھائے گی ان قربانیوں کے بعد اللہ عزوجل قوم کے لئے ہلاکت کے سامان پیدا نہیں کیا کرتا۔ افراد کی زندگیاں تو قربان ہو جاتی ہیں مسلمان بڑے فخر کے ساتھ شہید ہوتے ہیں لیکن یہ دُکھ اور یہ مصائب اسلام اور امت مسلمہ کی ہلاکت کے لئے نہیں آتے

تیسری (۳) قربانی

جو اس سلسلہ میں عظیم تر قربانی ہے وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہے آپ کی بعثت کے وقت مکہ معظمہ اگرچہ ظاہری طور پر آباد تھا وہاں مکانات بھی بنے ہوئے تھے۔ وہاں بظاہر انسان بھی رہتے تھے لیکن حقیقتاً وہاں انسان کی آبادی نہ تھی۔ کیونکہ انسانیت ان کے اندر پائی نہیں جاتی تھی اور وہ انسان جس کا تعلق اپنے پیدا کرنیوالے رب سے ہونا چاہیئے وہ انسان وہاں کوئی نہ تھا تو اس جنگل میں (روحانی آنکھ دیکھ رہی تھی کہ بے آباد جنگل ہے) گو مادی اور دنیوی آنکھ یہ دیکھ رہی تھی کہ لوگ آباد ہیں مگر جس کا داؤ چلتا ہے جو چاہتے ہیں کر لیتے ہیں اور ہر قسم کے فساد کے اندر مبتلا ہیں اور ہر قسم کی صلاحیت سے وہ محروم ہیں تو اللہ تعالیٰ نے اس غیر آباد مقام پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا۔ غیر آباد اس معنے میں کہ روحانی طور پر وہ غیر آباد تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب حضرت اسماعیل علیہ السلام کو وہاں آباد کیا گیا تو ممکن تھا کہ کوئی قافلہ راہ بھٹک کے ہی وہاں آجاتا اور ان کے پانی کا انتظام ہو جاتا اور کھانے کا انتظام ہو جاتا لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ وہ جگہ تھی جہاں جو بھٹکے ہوئے تھے وہ پانی اور کھانے کا انتظام نہیں کر رہے تھے بلکہ پانی روکنے اور کھانا بند کرنے کا انتظام کر رہے تھے جیسا کہ میں ابھی مختصراً بتاؤں گا۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے

آپ نے مکّہ کے لوگوں کے حالات دیکھے روحانیت سے اُن کا بُعد دیکھا اللہ تعالےٰ سے ان کی دوری دیکھی۔ بُتوں کا انہیں غلام پایا فطرتیں ان کی مسخ پائیں تو شروع میں آپ نے اللہ تعالےٰ کی منشاء کے مطابق خفیہ تبلیغ کی تبلیغ کا اعلان نہیں کیا بلکہ جو دوست تھے، واقف تھے، رشتہ دار تھے، جن کیساتھ تعلق تھا انہیں سمجھانا شروع کیا کہ بتوں کی پرستش چھوڑ دینی چاہیئے اور اللہ تعالےٰ جو واحد و یگانہ ہے اس کی پرستش کرنی چاہیئے اور یہ عرصہ تھوڑا نہیں بلکہ تین سال کا لمبا عرصہ ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ مکی زندگی کا قریباً ۲۰-۱۸ فیصد زمانہ ہے جس میں یہ خفیہ تبلیغ ہو رہی ہے اور اس عرصہ میں چند ایک مسلمان ہوگئے۔ جو انگلیوں پہ گنے جا سکتے ہیں میں آپ کو اس چیز کی طرف توجہ نہیں دلا رہا کہ وہ خفیہ تبلیغ کا زمانہ تھا بلکہ میں اس چیز کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ اس قسم کے ظالم لوگ تھے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم خداداد نور فراست سے اس نتیجہ پہ پہنچے کہ اگر آج اعلانیہ اور کھُل کے تبلیغ کی گئی تو یہ لوگ پوری کوشش کریں گے کہ اسلام کو مٹا دیں اور اس وقت تک چونکہ چند ہی ساتھی تھے اور ان کی تربیت بھی آپ کے پروں کے نیچے ایک وقت کے بعد مکمل ہوئی تھی ان کی زندگیاں خطرے میں پڑ جائیں گی اور جو اصل مقصد اسلام کی ترقی اور ساری دُنیا میں پھیلانے کا ہے اُسے بہت زبردست خطرہ پیش آئے گا۔ یہ خطرہ کامل اور حقیقی تربیت سے قبل مول نہیں لینا چاہیئے۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کی اجازت سے ایسا کیا۔ پس اس قسم کے ظالم لوگ تھے وہ۔ پھر تین سال جب گذر گئے۔ اور آپ کے ساتھی آپ کی تربیت حاصل کر چکے۔ نیز خدا تعالےٰ کے فرشتوں نے اُن منکروں میں سے بھی بہت سوں کے دلوں کے زنگ کو اُن روحانی اثرات اور قوت قدسی کے نتیجہ میں جو اللہ تعالےٰ اپنے مامور یا عبد کے ذریعہ پیدا کر دیتا ہے دھونا شروع کیا اور کئی ایک دل نسبتاً نرم ہو گئے تو اللہ کے حکم سے کھُل کے تبلیغ کی جانے لگی۔

پھر تین سال کے قریب مکی زندگی کا ایک ایسا دور ہے جس میں کھُلی تبلیغ اور بڑی شدید مخالفت ہوئی۔ اب یہ

قربانی کا تیسرا نمونہ

ہے جو کامل اسوۂ حسنہ ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا نمونہ کامل اُسوہ ہے اور آپ کی تربیت اُمت مسلمہ کے لئے ایک کامل نمونہ ہے کہ کس رنگ میں آپ نے تربیت کی چنانچہ یہ تربیت ان تکالیف اور مصائب کو دیکھ کر ظاہر ہوتی ہے جو آپ کے صحابہؓ کو سہنے پڑے اور جس قسم کی سخت زندگی میں سے اُن کو گذرنا پڑا یہ واقعات بتاتے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت کامیاب اور نہایت اعلیٰ درجہ کی تربیت تھی۔ یہ تین سال گذر گئے۔ پھر

جب مشرکین مکہ کو اس میں کامیابی نظر نہ آئی تو انہوں نے فیصلہ کیا کہ اب ان کا مکمل بائیکاٹ کیا جائے نہ ان سے کوئی رشتہ کرے۔ نہ کلام کرے نہ کوئی تعلق رکھے۔ نہ ان کو کھانے پینے کیلئے کچھ دیا جائے جہاں تک حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو بے آب و گیاہ صحرا میں آباد کرنے کا تعلق تھا ہو سکتا تھا کہ اللہ کے فضل سے کوئی قافلہ آجاتا اور غذا دے دیتا۔ ان کے کھانے پینے کا انتظام تو نہیں تھا۔ کیونکہ چند دن کی خوراک تھی لیکن پانی اور کھانے کے راستے بند نہیں تھے۔ یہی راستے تھے جو کھُلے۔ ایک زمین کا راستہ تھا اور ایک آسمان کا راستہ تھا یعنی فرشتوں نے قافلوں سے کہا کہ وہاں جاؤ۔ صحرا میں پانی پیدا کر دیا کہ ان کے لئے جذب کا موجب بن جائے لیکن یہاں نہ صرف یہ کہ کھانے پینے کا سامان نہیں تھا۔ بلکہ دروازوں پر پہرے تھے اور اتنا سخت محاصرہ تھا اور اتنی سخت تنگی تھی صحابہؓ کو اور ان کے ساتھ ان کے ایسے رشتہ داروں کو جو آپ کا ساتھ دیتے تھے اگرچہ ایمان نہیں لائے تھے کہ ایک صحابی کہتے ہیں کہ

بھوک کی وجہ سے

ہمارا یہ حال ہوتا تھا کہ ایک دفعہ ایک چیز پر میرا پاؤں پڑا اور میں نے محسوس کیا کہ یہ نرم سی چیز ہے۔ رات کا وقت تھا۔ اندھیرے میں میں نے اسے اٹھایا اور کھا گیا۔ جب بتاتے تھے تو کہتے تھے کہ مجھے آج تک پتہ نہیں کہ وہ تھی کیا چیز۔

ایک اور بڑے بزرگ صحابی روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ اتفاقاً وہاں ایک سوکھا ہوا بکرا کا چمڑا مل گیا۔ میں اس کو لے گیا اور اچھی طرح صاف کیا۔ دھویا اُبالا اور نرم کر کے کئی دن تک یہ میری ضیافت تھی۔ میں اس پہ گذارہ کرتا رہا۔ اس قسم کی شدید بھوک اور پیاس کی تکلیف میں سے وہ گذر رہے تھے اور صرف پانچ یا سات دن کے لئے نہیں بلکہ قریباً ڈھائی تین سال یہ محاصرہ رہا اور اس قسم کی تنگی رہی اور ہمارے محبوب

محمد صلے اللہ علیہ وسلّم کی عجیب شان

ہے اور آپ کی قوت قدسیہ کا عجیب اثر ہے کہ اتنا لمبا عرصہ تکالیف برداشت کرنے کے باوجود ایک شخص نے بھی ارتداد اختیار نہیں کیا بلکہ وہ سب کے سب مضبوطی کے ساتھ اپنے مذہب پر اپنے دین پہ قائم رہے پھر خدا تعالےٰ نے اس آزمائش کے بعد جس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے ایک نمونہ بنے اور تربیت میں بھی ایک نمونہ بنے اور آپ کے صحابہؓ نے دنیا کو نہایت شاندار قربانیوں کا نمونہ دکھایا خدا تعالےٰ نے ایسے حالات پیدا کر دیئے کہ ان کفار میں سے ہی جنہوں نے یہ محاصرہ اور بائیکاٹ کیا تھا۔ کچھ لوگ اس کے خلاف ہو گئے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک معجزہ دکھایا۔ اُن کے دل اس معاملہ میں نرم کر دئے۔ اور محاصرہ اُٹھ گیا۔

پھر جب کچھ آزادی ملی تو ایک دن نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خیال پیدا ہوا کہ مکّہ والوں کو میں نے پیغام حق سنایا ہے کچھ نے قبول کیا ہے باقیوں نے قبول نہیں کیا۔ بہرحال ساری دنیا کے لئے جو مذہب ہے اس کی اشاعت اب مکّہ سے باہر بھی کرنی چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپؐ طائف چلے گئے

اور قریباً دس دن وہاں ٹھہرے لیکن ان سخت دل بدقسمت لوگوں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوا۔ بعض نے خاموشی اختیار کی لیکن بعض نے بڑا سخت رویہ اختیار کیا اور جب ان لوگوں سے وقتی طور پر مایوس ہو کر کہ اب یہ میری بات نہیں سنتے۔ آپ واپس ہوئے تو انہوں نے طائف کے بچوں اور اوباش قسم کے لوگوں کو کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیچھے جاؤ اور تنگ کرو۔ چنانچہ تین میل تک جس کا مطلب یہ ہے کہ ۴۵ منٹ سے ایک گھنٹہ۔ کیونکہ راستہ کا تو مجھے علم نہیں اگر راستہ مشکل ہو تو وقت زیادہ لگتا ہے سہل ہو تو جلدی طے ہو جاتا ہے بہرحال ۴۰۔ ۵۰۔ ۶۰ منٹ میں طے ہوا ہوگا تین میل تک یہ لوگ آپؐ کو گالیاں دیتے اور آپؐ پر پتھر برساتے پیچھے پیچھے ہو لئے اور آپؐ کا یہ حال تھا کہ پتھروں کے لگنے سے جو خون بہہ رہا تھا اس سے سارا جسم خون آلود ہو گیا تھا اور جب یہ ہو چکا اور اللہ کے نبی نے، اور اس کے محبوب نے

خدا کی راہ میں قربانی کا ایک بے نظیر نمونہ

پیش کر دیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے بھی کہا کہ پاک بندہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں پیدا کرنا چاہتا تھا جس کی وجہ سے میں نے انسان کو پیدا کیا۔ اس وقت تم نے یہ کہا تھا کہ اے خدا! تُو اس دنیا میں فسادی اور خون بہانے والے پیدا کرنا چاہتا ہے یعنی ایک ایسا سلسلہ ہوگا جس میں فساد بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو میں جانتا ہوں تم نہیں جانتے تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو کہا کہ میں نے تمہیں کہا تھا کہ جو میرے علم میں ہے تمہارے علم میں نہیں آؤ آج تمہیں بتاؤں کہ میرے علم کیا تھا۔ تم سمجھتے تھے کہ فساد کرنے والے اور خون کرنے والے انسان اس دنیا پر پیدا کئے جا رہے ہیں لیکن جس انسان کو میں پیدا کرنا چاہتا تھا اس کو آج جا کے آزمالو اور دیکھو! کیا وہ فساد پیدا کرنے والا یا خون کرنے والا ہے۔

چنانچہ فرشتے سے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس جاؤ اور آپؐ سے کہو طائف والوں نے آپؐ کو بہت دکھ دیا جب آپؐ شہر کو چھوڑ کے جا رہے تھے۔ اس وقت بھی آپؐ کو نہیں چھوڑا اور ناسمجھ اور اوباش قسم کے لوگوں کو پیچھے لگا دیا۔ جنہوں نے تین میل تک آپ کو گندی گالیاں دیں، پتھراؤ کیا، سارا جسم خون خون ہو گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ اگر آپؐ چاہیں تو طائف کے گرد جو پہاڑیاں ہیں اُن کو ان کے اوپر پھینک دیا جائے اور ساری آبادی کو تباہ کر دیا جائے۔ تب مقصد حیات (صلی اللہ علیہ وسلم) نے جواب دیا کہ یہ پہاڑیاں ان پر نہیں گرائی جائیں گی اور یہ لوگ تباہ نہیں کئے جائیں گے کیونکہ مجھے امید ہے کہ ان میں سے ہی وہ لوگ بھی پیدا ہوں گے جو اپنے رب کی شناخت کرنے لگیں گے اور خدائے واحد و یگانہ کی پرستش کرنے لگیں گے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرشتوں کو بھی سبق سکھایا اور ہمیں بھی سبق سکھایا اور ہمارے لئے نمونہ بنے

دوؔ طرح کا نمونہ

ایک یہ کہ اگر ہمیں اللہ کی راہ میں قربانیاں دینا پڑیں اور مصائب برداشت کرنے پڑیں تو جس طرح میں نے برداشت کئے ہیں اسی طرح اگر تم میرے ساتھ محبت رکھتے ہو تو تم بھی خدا کی راہ میں تکالیف اور مصائب کو برداشت کرنا اور

دوسرے اس رنگ میں نمونہ کہ ہر نسل اگلی نسل کی تربیت اس رنگ میں کرے کہ وہ اُسوہ نبوی کی پیروی کرنے والی ہو اور خدا کی رضا کی جستجو میں دُنیا کی ذلتوں اور دُنیا کی حقارتوں اور دُنیا کی ایذا رسانیوں اور دُنیا کے پتھراؤ کی کوئی پرواہ نہ کرے۔

یہ اُسوہ اور نمونہ ہے جو دنیا کے سامنے

محمدؐ صلّی اللہ علیہ وسلّم

نے پیش کیا اور اپنے اور بیگانے اس پر حیران بھی ہوئے اور اس کی تعریف بھی کی لیکن دُنیا ان بیوقوفوں اور اوباشوں کی سنت کی تو اتباع کرنے کے لئے بڑی جلدی تیار ہو جاتی ہے جنہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور آپؐ پر پتھراؤ کئے لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کی پیروی کی طرف متوجہ نہیں ہوتی

اللہ تعالیٰ ان کی آنکھیں کھولے

اور قربانی کی حقیقی روح کو وہ سمجھنے لگیں اور خدا تعالیٰ سب دُنیا کو، تمام انسانوں کو یہ توفیق عطا کرے کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نمونہ پر چل کر خدا تعالیٰ کے محبوب بن جائیں اور اُس کے حضور ایسی قربانیاں پیش کریں جو مقبول ہوں اور جن کے نتیجہ میں

بُردَاوسَلامًا

کے حالات پیدا ہو جائیں یعنی ان دکھوں کو وہ کوئی دکھ نہ سمجھیں اور اس پختہ یقین پر قائم ہوں کہ ساری دُنیا مل کے بھی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو مٹا نہیں سکتی کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ساری دنیا کو ہی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے راحت بخش خنک سائے تلے جمع کر دے۔ آمین۔

(الفضل ۲۴ شہادت ۱۳۴۸ہش)

محترمہ اہلیہ صاحبہ ملک محمد یونس صاحب ڈی ایس پی کی وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترمہ زبیدہ خانم صاحبہ اہلیہ مکرم ملک محمد یونس خان صاحب ڈی ایس پی راولپنڈی جو ملٹری ہسپتال لاہور میں زیر علاج تھیں مورخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۷۳ء کو بوقت سوا سات بجے شام وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ مورخہ ۴ر جنوری ۱۹۷۳ء کو لاہور سے ربوہ لایا گیا اور بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ کرم نوازی ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں لاہور سے آئے ہوئے اصحاب اور مقامی احباب نے شرکت فرمائی اور مرحومہ کو عام قبرستان میں دفن کیا گیا۔ قبر تیار ہونے پر محترم السید منیر الحصنی صاحب امیر جماعت احمدیہ شام نے دعا کرائی۔

احباب سے مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مرحومہ نے ایک فرزند جاوید یونس اپنی یادگار چھوڑا ہے۔ احباب عزیز موصوف کی دینی و دنیوی ترقی اور فلاح کے لئے بھی دعا کریں۔

درخواستِ دعا

میرا بیٹا عزیز عطاء الرحیم صاحب حامد ٹیچر احمدیہ سکول سیرالیون بذریعہ ہوائی جہاز افریقہ جا رہا ہے احباب سلامتی سے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ابو العطاء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گھوڑ دوڑ کے مقابلوں کی اختتامی تقریب میں

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا خطاب

فرمودہ ۱۰ر فتح ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۰ر دسمبر ۱۹۷۲ء) بمقام ربوہ

مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج صیغہ زود نویسی

گھوڑ دوڑ کے مقابلوں کی اختتامی تقریب پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف لے گئے اور امتیازی کامیابی حاصل کرنے والوں کو اپنے دست مبارک سے انعامات تقسیم فرمائے۔ اس موقع پر حضور نے مختصراً فرمایا :-

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

اس وقت دیر ہو گئی ہے۔ نماز عصر کا وقت ہو گیا ہے اس لئے میں زیادہ کچھ کہنا نہیں چاہتا اور ایک خواہش کا اظہار کئے بغیر رہ بھی نہیں سکتا۔

اس سال گھوڑ دوڑ کے مقابلہ میں چالیس گھوڑوں نے حصہ لیا ہے۔ آئندہ سال تو نہیں لیکن

آئندہ چار پانچ سال کے اندر

چالیس سو گھوڑوں کو اس مقابلہ میں حصہ لینا چاہیئے اس لئے دوست اس طرف توجہ کریں۔ گھوڑے خریدیں۔ گھوڑوں کی نسلیں پالیں، نکالیں اور ڈھونڈیں۔ میں نے ایک چھوٹی سی بچھیری بچوں کے لئے لی تھی جسے آپ نے "لسّی" کے نام سے دیکھا ہے یہ ماشاء اللہ بڑی اچھی نکل رہی ہے۔ نواب صاحب کی گھوڑی شہزور (جو دراصل شہزور نہیں ہے) اس کے برابر تو قریباً اب بھی ہے۔

پس

اچھی نسل کے گھوڑے

پالنے کی طرف دوست زیادہ توجہ دیں۔ زمیندار دوستوں کے لئے تو ان پر زیادہ خرچ بھی نہیں کرنا پڑتا۔ ان کے لئے انہیں نوکر نہیں رکھنے پڑتے۔ وہ خود ہی سنبھال سکتے ہیں۔ پھر ہماری لینی ٹائپ جو گھوڑے ہیں وہ تو کچھ زیادہ کھاتے بھی نہیں۔ لسّی عرب گھوڑے سے بس دگنا کھاتی ہے اور جو آپ کے دیسی گھوڑے ہیں وہ عرب گھوڑے سے دس گنا زیادہ کھانے والے ہیں۔ پھر ان کو مشق بھی زیادہ کروانی چاہیئے۔ روزانہ

۴۰ - ۵۰ میل

سفر کروانا چاہیئے۔ لسّی اتنی تیز چلی جاتی ہے۔ اس کا قد چھوٹا ہے کیونکہ یہ عام دیسی بچھیری ہے اس لئے اسے اچھی نسل کی گھوڑیوں میں سے نہیں سمجھا جاتا تاہم یہ بڑی اچھی گھوڑی ہے۔ میرا خیال ہے اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے تو پانچ سات بچھیریاں لے کر آگے اس سے بچے لئے جائیں۔

پس دوست یہ کوشش کریں کہ پانچ سال میں چار ہزار گھوڑے شامل ہونے کا جو

پہلا ٹارگٹ

مقرر کیا گیا ہے اس تک پہنچ جائیں۔ صرف سرگودھا اور جھنگ ہی نہیں بلکہ دوسرے اضلاع جن کے متعلق ابھی ذکر کیا گیا ہے انہیں ملا کر اگلے چار پانچ سال تک چار ہزار گھوڑا اس مقابلہ میں شامل ہونا چاہیئے۔

اب میں دعا کرا دیتا ہوں پھر سب دوست رخصت ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہو اور جہاں بھی آپ ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خیر و برکت سے نوازے۔

اس کے بعد حضور نے حاضرین سمیت لمبی اجتماعی دعا فرمائی۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پندرھویں اجتماع کے موقعہ پر

صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ ڈیٹن امریکہ کا خطاب

محترمہ امۃ الالٰہی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈیٹن۔ (امریکہ)

۱۷ر نبوت ۱۳۵۱ ہش (مطابق ۱۷ر نومبر ۱۹۷۲ء) کو لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے پندرھویں سالانہ اجتماع اور لجنہ اماء اللہ کے قیام پر پچاس سال گزرنے کی پُر مسرت تقریب میں محترمہ امۃ الالٰہی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ڈیٹن امریکہ نے جو خطاب فرمایا اس کا ترجمہ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت مریم صدیقہ صاحبہ اور عزیز بہنو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ امر میرے لئے باعث فخر و انبساط ہے کہ میں لجنہ اماء اللہ کے اس بابرکت اجتماع میں موجود ہوں اور مجھے امید ہے کہ میں اپنی حقیر مساعی کو بیان کرنے میں کامیاب ہو سکوں گی۔

گو یہ کام اتنا آسان نہیں لیکن ہمارے بانی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی خداداد ذہانت سے یہ چیز بھانپ لی کہ خواتین اسلام کی اشاعت میں نمایاں کردار ادا کر سکتی ہیں۔ اس لئے انہوں نے لجنہ اماء اللہ کی تشکیل کی جس کا مطلب ہے کہ ہمیں محنت اور مسلسل محنت کرنا ہو گی۔ اور اس وقت تک کام کرتے رہنا ہو گا۔ جب تک کہ زندگی کی آخری رمق باقی ہے اور کسی وقت اور کسی لمحہ بھی اس کام کو نظر انداز نہیں کرنا۔ ہمیں روشنی کا ایک مضبوط قلعہ بننا ہو گا۔ اور تاریک دلوں اور مایوس روحوں کے لئے مشعل راہ بننا ہو گا۔ ہمیں خدا تعالیٰ سے ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہمیں یہ توفیق بخشے کہ ہم اکناف عالم میں اشاعت اسلام کے لئے مقدور بھر کوشش کرتی رہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ہمارے راستے میں بہت سی مشکلات اور مسائل پیدا ہوں گے لیکن خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی چیز انہونی نہیں۔ ہمیں ہر وقت اس کی مدد اور رہنمائی کا طالب ہونا چاہیئے۔

لجنہ کی تمام بہنیں اور نیک عزائم اور بہترین خواہشات رکھنے والی حضرت مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ دعا کی مستحق ہیں تاکہ وہ اپنے پروگراموں کو نہایت کامیابی اور مستعدی کے ساتھ بروئے کار لا سکیں۔ تا خدا تعالیٰ کی رضا ان کے شامل حال ہو۔ میں آپ سب کی خدمت میں نیک خواہشات اور تمنائیں پیش کرتی ہوں

وقف جدید کی نئی تعلیمی کلاس

وقف جدید کی نئی تعلیمی کلاس انشاء اللہ عید الاضحیٰ کے بعد مورخہ ۱۰ر جنوری سے شروع ہو جائے گی۔ وقف جدید کے انٹرویو بورڈ نے جن دوستوں کو کامیاب قرار دیا ہے وہ مقررہ تاریخ کو کلاس میں شمولیت کے لئے حاضر ہو جائیں نیز ایسے دوست جو وقف جدید کے تحت زندگی وقف کرنا چاہتے ہیں وہ انٹرویو کے لئے جلد از جلد حاضر ہو جائیں تاکہ کلاس میں بروقت شامل ہو سکیں۔

ناظم ارشاد وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان

قائدین خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری

مرکز میں ہر ماہ باقاعدگی سے اپنی رپورٹ ماہانہ بھجوانا قائد مجلس کی اہم ذمہ داری ہے ماہ دسمبر (فتح) ختم ہو گیا ہے لیکن بہت کم مجالس نے ماہ نبوت (نومبر) کی رپورٹیں بھجوائی ہیں۔ قائدین مجالس سے گزارش ہے کہ جنہوں نے ابھی تک نبوت و فتح (نومبر و دسمبر) کی رپورٹ نہیں بھجوائی۔ وہ جلد از جلد تیار کر کے بھجوائیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کیلئے کورس پندرہ روپے
نورنظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

وصایا

ضروری نوٹ: ۱۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع وجوہ کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ کرلیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۱۰۲۷

میں راڈین سیتی حفنہ زوجہ سید شاہ محمد صاحب قوم انڈونیشین پیشہ خانہ داری عمر ۵۶ سال بیعت ۱۹۳۸ء ساکن جاکرتا۔ انڈونیشیا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۵-۱۲-۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ (۱) حق مہر -/۲۵۰ روپے ڈچ کرنسی ہے جو وصول شدہ ہے اور خرچ کرچکی ہوں (۲) ایک مکان رہائشی رقبہ ۲۸۰ مربع میٹر انڈونیشیا مالیتی ایک لاکھ انڈونیشین روپے (۳) طلائی زیور یکصد بیس گرام وزنی مالیت ایک لاکھ انڈونیشین روپے (۴) ایک قطعہ غیر زرعی زمین مالیتی تیس ہزار روپے انڈونیشین (۵) سرمایہ جو تجارت میں لگا ہوا ہے ایک لاکھ چالیس ہزار روپے ہے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار انڈونیشی روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر ۱۹۶۵/۱۲/۱ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: راڈین سیتی حفنہ زوجہ سید شاہ محمد صاحب جاکرتا۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد: سید شاہ محمد صاحب ولد سید حبیب اللہ شاہ صاحب۔ جاکرتا۔ انڈونیشیا

گواہ شد: راڈین الحاج ہادی ایمان سوڈیتا ولد راڈین سوڈیتا۔ انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۱۰۲۸

میں راڈین ہادی ایمان سوڈیتا ولد راڈین سوڈیتا قوم انڈونیشین پیشہ ملازمت عمر ۵۴ سال ۴ ماہ بیعت جولائی ۱۹۵۰ء ساکن جاکرتا انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۸/۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ سفید زمین ۱۳۰۰ مربع میٹر جس پر مکان تعمیر شدہ ہے اس کی کل قیمت سترہ لاکھ روپے انڈونیشی ہے۔

۲۔ غیر زرعی زمین رقبہ تین ہزار مربع میٹر مغربی جاوا۔ مالیت پچیس ہزار انڈونیشی روپے

۳۔ سرمایہ جو تجارت میں لگا ہوا ہے۔ پانچ لاکھ روپے انڈونیشی۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی — اس وقت مجھے مبلغ پچاس ہزار روپے انڈونیشی ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر ۱۹۶۸/۴/۸ سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: راڈین ہادی ایمان سوڈیتا۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد: سید شاہ محمد ابن سید حبیب اللہ شاہ صاحب۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد: ڈاکٹر راڈین حاجی احمد دھلان بن راڈین عبدالسلام انڈونیشیا۔

مسل نمبر ۲۱۰۲۹

میں مریم سوچی آتی زوجہ الحاج راڈین ہادی ایمان صاحب قوم انڈونیشین پیشہ ملازمت عمر ۴۸ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن جاکرتا انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹۶۸/۴/۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر -/۵۰۰ روپے انڈونیشی وصول کرکے زیور بنوالیا ہوا ہے۔

۲۔ طلائی زیور وزنی ۱۰۰ گرام مالیت اسی ہزار روپے انڈونیشی۔

۳۔ سکنی زمین ۷۰۰ مربع میٹر واقعہ جاکرتا مالیتی سترہ لاکھ روپے انڈونیشی۔

۴۔ زرعی زمین تقریباً پانچ ہزار مربع میٹر مالیت دو لاکھ پچاس ہزار روپے انڈونیشی

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ پچاس ہزار انڈونیشی روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر ۸۔اپریل ۱۹۶۸ء سے منظور کی جائے۔

الامۃ: مریم سوچی آتی زوجہ راڈین ہادی ایمان صاحب

جاکرتا۔ انڈونیشیا۔

گواہ شد: مرزا مبارک احمد ابن حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ ربوہ

گواہ شد: سید شاہ محمد ابن سید حبیب اللہ شاہ صاحب انڈونیشیا۔

موٹر ڈرائیونگ سکھانے کے لئے ہمارا ادارہ دس بارہ سال سے عوام کی خدمت کر رہا ہے سینکڑوں نوجوان ٹریننگ حاصل کرکے باعزت روزی کمارہے ہیں۔ عرصہ ٹریننگ صرف ایک ماہ۔ کلاسیں صبح و شام آپ کسی کلاس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔ فیس داخلہ مکمل کورس -/۱۵۰ روپے
لائسنس حاصل کرنے میں پوری مدد کی جاتی ہے۔ رہائش کا انتظام مفت
پرنسپل ماڈرن موٹر ڈرائیونگ سکول رجسٹرڈ ستیانہ روڈ لائل پور بالمقابل پی جی کالج کا دفتر

ہر قسم کا سامان سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے
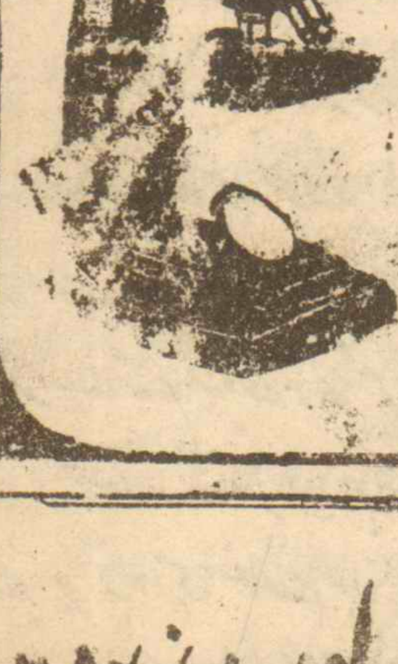
الائیڈ سائنٹیفک سٹور فون ۶۴۴۵
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا قیمت ۴۰ گولی ۲۰ روپے ناصر دواخانہ فون نمبر ۵۳ گول کچہری بازار لائل پور فون نمبر ۳۰۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کے موقع پر

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

(بقیہ صفحہ اوّل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں الگ الگ نہایت لطیف اور پر معارف تشریح فرمائی اور پھر بتایا کہ ان امہات الصفات کی پہلی اور کامل جلوہ گاہ انسان کامل یعنی حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا پاک و مطہر دل ہے جو ان صفات کا مظہر اتم تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ ہی کے ذریعہ حسن و احسان کے کامل جلوے ہمیں نظر آئے۔ ہماری جماعت کے تمام افراد کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنی قوتوں کو اپنے کمال تک پہنچا کر اپنے اپنے دائرہ استعداد میں ان چاروں صفات کو اپنے اندر پیدا کرنے اور اس طرح صحیح معنوں میں اسوہ نبوی کی اتباع کرنے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہم بھی خدا کے حسن و احسان کے جلوے نظر آئیں۔ ہمارے نفس کے سب جوش ٹھنڈے ہو جائیں سب کے ساتھ ہمدردی اور محبت سے پیش آئیں۔ کوئی اگر ہمیں گالیاں بھی دے تو ہم جوش میں نہ آئیں بلکہ وہی ردعمل ظاہر کریں جو خدا کے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے گالیوں کے جواب میں ظاہر کیا۔ ہم نے اپنی تمام استعدادوں کو اسوۂ نبوی کے مطابق دنیا کی بھلائی کے لئے استعمال کرنا ہے۔ ہم اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ ہم اپنے آنسوؤں کے پانی سے دنیا کے غضب و قہر کی آگ کو ٹھنڈا کریں۔ قرآن ہمیں یہی سکھاتا ہے اور اسی سے ہم اپنے خدا کا قرب حاصل کر سکتے ہیں اور یاد رکھو کہ زندگی وہی ہے جو ہمیں اپنے خدا کے قریب کرے خدا سے دور رہنے میں تو زندگی کا کوئی مزا ہی نہیں ہے۔ خدا کرے کہ ہم سب اللہ تعالیٰ کی امہات الصفات کے مظہر بن کر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اختیار کرنے والے بن جائیں تاکہ دنیا آج ہمارے ذریعے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلوے دیکھ سکے۔ آمین۔

اپنی بصیرت افروز تقریر کے آخر میں حضور نے ملک کے موجودہ افسوسناک حالات کا ذکر کرتے ہوئے ملک کی سلامتی اور استحکام کے لئے خصوصیت کے ساتھ دعائیں کرنے کی تحریک فرمائی۔ حضور نے فرمایا ہمارا ملک جب سے بنا ہے یہ بڑا ہی مظلوم چلا آتا ہے اس کی سب سے بڑی دلیل گزشتہ دو سال کا فسادکا زمانہ ہے۔ گزشتہ انتخابات میں ممکن ہے بعض شکایات پیدا ہوئی ہوں اور وہ درست بھی ہوں لیکن یہ امر سب تسلیم کرتے ہیں کہ بحیثیت مجموعی اس میں دھاندلی نہیں ہوئی۔ ان انتخابات کے نتیجہ میں عرصہ کے بعد ملک میں جمہوریت قائم ہوئی ہے لیکن افسوس ہے کہ اب اسے بھی کام کرنے کا موقع نہیں دیا جا رہا۔ اور جمہوریت کا نام لے کر کند چھری سے جمہوریت کو ذبح کرنے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ یہ لوگ اگر واقعی جمہوریت چاہتے ہیں تو پھر انہیں صرف جمہوری طریق ہی اختیار کر کے موجودہ حکومت کو ہٹانے کی کوشش کرنی چاہیئے گلیوں میں نکل کر قتل و غارت گری کا بازار گرم کرنا تو کوئی جمہوری طریق نہیں موجودہ حکومت سے ہزار اختلاف ہو سکتے ہیں مگر صبر و تحمل کے ساتھ اسے کچھ عرصہ کام کا موقع تو دو۔

حضور نے فرمایا ملک کے یہ افسوسناک حالات ہم سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ہم اپنی دعاؤں کا بڑا حصہ اپنے ملک کے لئے وقف کر دیں تاکہ اللہ تعالیٰ اس کی قسمت کو سنوار دے اس میں رہنے والوں کو سمجھ اور فراست عطا کرے۔ وہ فتنہ و فساد کی بجائے ایک دوسرے کی خدمت کو اپنا شعار بنائیں تاکہ سب کا دکھ درد دور ہو۔ اور کوئی بھی تکلیف نہ رہے پھر غلبۂ اسلام کے لئے دعائیں کرو جو ہماری زندگیوں کا اصل مقصد ہے اس کے لئے جس قدر اموال کی جس قدر اوقات زندگی کی اور جس قدر مادی ذرائع کی ضرورت ہے اس کا کروڑواں حصہ بھی ہمارے پاس موجود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اپنے بندوں سے وعدہ ہے کہ جتنی طاقت ان کے پاس ہے وہ اگر پیش کر دیں تو پھر باقی طاقت میں خود دے دوں گا۔ وہ فرماتا ہے کہ جو تمہارا ہے وہ مجھے دے دو پھر جو کچھ میرا ہے وہ سب میں تمہیں دے دوں گا۔ اس وعدہ پر بھروسہ کرتے ہوئے قربانیاں پیش کرتے چلے جاؤ اور پھر یہ دعا بھی کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری قربانیوں کو قبول کرے اور ان کے وہ نتائج ظاہر کرے جن کا اس نے وعدہ کر رکھا ہے آخر میں حضور نے جملہ احباب کے لئے دعا کرتے ہوئے فرمایا خدا تعالیٰ آپ سب کا حافظ و ناصر ہو فرشتوں کے پَر آپ کے سروں پر اپنی رحمت کا سایہ رکھیں خدا تعالیٰ ہر طرح خیر و عافیت کے ساتھ آپ کو اپنی منزل پر پہنچا دے وہ سفر میں بھی آپ کے ساتھ ہو اور حضر میں بھی۔ کوئی مستقل تکلیف بھی آپ کو نہ ہو اور کوئی عارضی تکلیف بھی آپ کو نہ ہو اور آپ ہنستے مسکراتے چہروں کے ساتھ یہاں سے روانہ ہوں اور ہمیشہ ہی مسکراتا ہوا چہرہ آپ کی قسمت میں ہو۔ اور خدا کرے کہ وہ آپ کو اپنا بنا لے اور ہمیشہ ہی اپنا بنائے رکھے۔ آمین۔

پونے پانچ بجے حضور نے لمبی اور پُرسوز اجتماعی دعا شروع فرمائی جو دیر تک جاری رہی اس اختتامی دعا کے بعد حضور نے السلام علیکم کہتے ہوئے جملہ مہمانان کرام کو واپس جانے کی اجازت مرحمت فرمائی اور اس طرح جماعت احمدیہ کا اکاسیواں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و برکت کے ساتھ اختتام پذیر ہوا

الحمد للہ علیٰ ذالک

چندہ وقف جدید ۱۹۷۲ء کی وصول شدہ رقوم فوری طور پر

خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیں

چونکہ وقف جدید کا پندرھواں سال ۷۲/۱۲/۳۱ کو اختتام پذیر ہو چکا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۷۳/۱/۱ سے وقف جدید کے سولہویں اور نئے سال کا اعلان فرمایا ہے اس لئے سیکرٹریان وقف جدید کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ وقف جدید (بالغان و اطفال) کی جملہ جمع شدہ رقوم فوری طور پر خزانہ صدر انجمن میں جمع کرا کر دفتر ھذا کو ان کی تفصیلات سے مطلع کریں۔ تاکہ یہ رقوم گزشتہ سال کے حسابات میں محسوب کی جا سکیں۔

۲۔ مرسلہ رقوم کے بارہ میں ۱۹۷۲ء اور ۱۹۷۳ء کی الگ الگ تخصیص فرمائی جائے تاکہ ہر دو سالوں کے حسابات میں گڑبڑ پیدا نہ ہو۔

۳۔ جو رقوم قبل ازیں بھجوائی جا چکی ہیں اور ان کی تفصیلات (بالغان و اطفال) تاحال بھجوائی نہیں گئیں ہمراہ مہربانی ان تفصیلات سے بھی دفتر ھذا کو فوری طور پر آگاہ فرمایا جائے۔

۴۔ تفصیلات بھجواتے وقت بالغان اور اطفال کے چندہ کی الگ الگ تخصیص ضرور فرمائی جائے۔

(ناظم مال وقف جدید)

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولے بیس روپے
فی تولہ دو روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون ۴۸۳۴
و
بالمقابل ایوان محمود۔ ربوہ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ ۸۰ کتب کا مکمل سیٹ
۲۳ جلدوں میں
ہدیہ: ۲۶۰.۰۰ روپے علاوہ محصولڈاک
جلد ۵ تا ۹ اس وقت سٹاک میں ختم ہیں۔ طبع ہونے پر خریداران کو دی جائیں گی
ملنے کا پتہ:
الشرکۃ الاسلامیہ لمیٹڈ ربوہ فون ۸۱

رجسٹرڈ
جرمولین
نئی اور پرانی خارش داد چنبل کیل چھائیوں اور جملہ جلدی امراض کے لئے زوداثر
[illegible] مرہم۔ قیمت ایک روپیہ
حمید دواخانہ عبداللہ پور لائلپور فون ۵۲۳۶

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴